REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تارکا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم سہ شنبہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۸ محرم ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۲ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۲ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ جون بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی ۔ کل شام ڈاکٹر سیلزر صاحب لاہور سے حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ۔ اچھی طرح معائنہ کرنے کے بعد انہوں نے کچھ دوائیں تجویز کیں ۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل گردہ کی درد کچھ زیادہ رہی آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۱۱ جون ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل ٹیسٹ کے نتیجہ میں معلوم ہوا کہ بلڈ شوگر بہت زیادہ ہے ۔ عام طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۱۱ جون ۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۵ رہا ۔

قرآن و حدیث میں حیاتِ مسیح کا کوئی ثبوت نہیں

مجلۃ الازہر کا ایک کتاب پر دلچسپ تبصرہ

شیخ الازہر محمود شلتوت کے علاوہ امام محمد عبدہٗ اور امام مراغی بھی اسی رائے پر قائم تھے

جماعت احمدیہ کی نظریاتی فتوحات کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی وفاتِ مسیح کا وہ نظریہ ہے جسے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے نصف صدی سے زائد عرصہ پیشتر بڑی شدومد کے ساتھ پیش فرمایا تھا اور جس کی بناء پر علماء نے آپ پر کفر کا فتویٰ بھی صادر کیا تھا ۔ لیکن اس کے بعد جلد وہ زمانہ آیا جبکہ الازہر جیسے عظیم و شہرہ آفاق دینی ادارہ کی طرف سے بارہا وفاتِ مسیح کی تصدیق کی گئی ۔ اب اس تصدیق کے علاوہ حال ہی میں الازہر یونیورسٹی کے آرگن "مجلۃ الازہر" میں مصر کے ایک مسلمان عالم فتحی عثمان کی کتاب "مع المسیح فی اناجیلہ الاربعۃ" پر تبصرہ شائع ہوا ہے جس میں حیاتِ مسیح کے متعلق مؤلف کے خیال کی پُرزور تردید کی گئی ہے ۔ چنانچہ مجلۃ الازہر کے تبصرہ نگار کے الفاظ اس بارہ میں درج ذیل ہیں ۔

الحق ان الاستاذ فتحی عوّدنا ان یکون دارسا واعیا منهج الفکر یعتمد علی المقارنة بین الفکر الاسلامی وغیره الا اننا نختلف معه فی قضیة أثارها اثارة عابرة دون أن یعطیها حقها من المدارسة والبحث کما أنه أراد عدم التورط فی بعض القضایا العقیدیة الأخری التی نقف نحن والمسیحیة ازاءها علی طرفی النقیض کالصلب وألوهیة المسیح او بنوته لله او جمعه للاقانیم الثلاثة (الآب والابن والروح القدس)

أما القضیة التی اعنیها فهی قضیة رفع المسیح حیا ومجیئه آخر الزمان هادیا البشریة الی الله

وقد اعتمد المؤلف احادیث أوردها ابن کثیر فی تفسیره واعتبرها متواترة ونحن نری انه لا حدیث متواتر فی هذه المسألة العقیدیة التی لا بد لها من خبر قطعی الدلالة والورود کما ذکر الاستاذ الاکبر الشیخ شلتوت فی کتابه الفتاوی ورأی ذلك قبله الامامان محمد عبده والمراغی وأمامنا آیة قرآنیة ناطقة (وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد ....)

(مجلۃ الازہر رمضان ۱۳۸۱ھ فروری ۱۹۶۲ء)

ترجمہ : یہ بالکل درست ہے کہ استاذ فتحی نے اپنے متعلق ہمیں اس امر کا عادی سا بنا دیا ہے کہ وہ ایک باشعور محقق اور پختہ کار مفکر ہیں ۔ وہ اپنی تحقیق میں اسلامی اور غیر اسلامی افکار کے درمیان مقابلہ کے طریق کو اختیار کرتے ہیں لیکن باوجود اس کے ہم ان کے ساتھ ایک ایسے مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہیں جسے انہوں نے سرسری طور پر بغیر پوری تحقیق کے اپنی کتاب میں اٹھایا ہے ۔ ایسے ہی انہوں نے بعض ایسے دیگر عقائدی مسائل میں بھی دخل دینے کی کوشش نہیں کی ۔ جن کے متعلق ہمارے اور عیسائیت کے درمیان کُلی تضاد ہے ۔ جیسے صلیبی موت الوہیت مسیح اور مسیح کے ابن اللہ ہونے اور اقانیم ثلاثہ (باپ بیٹا ۔ روح القدس) کا مسیح میں اجتماع کے عقائد ہیں ۔ وہ خاص مسئلہ جس کے بارے میں ہم مؤلف سے اختلاف رکھتے ہیں وہ مسیح کا جسمانی رفع اور ان کا آخری زمانہ میں تمام دنیا کے لئے بطور ہادی آنے کا مسئلہ ہے ۔ مؤلف نے اس بارہ میں بعض ان احادیث پر اعتماد کیا ہے جنہیں ابن کثیر اپنی تفسیر میں متواتر قرار دیتے ہوئے لائے ہیں ۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اس عقائد سے تعلق رکھنے والے مسئلہ کے ثبوت میں کوئی بھی متواتر حدیث موجود نہیں ۔ حالانکہ اس قسم کے مسئلہ کے اثبات کے لئے قطعی اور صریح حدیث کا وجود ضروری ہے ۔ اسی رائے کا اظہار علامہ اجل شیخ شلتوت نے اپنی کتاب "الفتاوی" میں کیا ہے ، اور ۲۴

۲۴ ان سے قبل امام محمد عبدہ اور امام مراغی بھی اسی رائے کا اظہار کر چکے ہیں ۔ ہمارے سامنے اس بارہ میں مندرجہ ذیل فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیت موجود ہے ۔ وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد ... (اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھ سے پہلے کسی انسان کو ہمیشہ کی زندگی عطا نہیں کی ۔

(شکریہ ملک مبارک احمد لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ر جون ۱۹۶۲ء

اِس زمانے کے مُسلمانوں کی حالت

(قسط ۲)

مختصر الفاظ میں یہ وہ فیصلہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جھگڑے کے متعلق کیا ہے اگر فریقین اس فیصلہ کو قبول کرلیں تو یقیناً یہ نزاع ختم ہو سکتا ہے

باقی رہی یہ بات کہ چونکہ پرویز صاحب نے کہا ہے کہ مسلمانوں کا مروجہ مذہب وہ نہیں جو قرآن نے دیا ہے تو یہ اس لحاظ سے تو صحیح ہے کہ آجکل کا مسلمان نہ قرآن پر اور نہ سنت رسول اللہ پر عامل ہے بلکہ انہوں نے بہت سے اہل علم حضرات کی جاری کردہ بدعتوں اور افسانوں کو اپنا دین بنا رکھا ہے لیکن اس لحاظ سے غلط ہے کہ جو سنت تواتر سے عمل میں چلی آئی ہے وہ بھی یہود و مجوس وغیرہ اقوام سے لی گئی ہے تاہم پرویز صاحب نے جو موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے اس سے تو مولوی عبدالرشید صاحب نعمانی کو بھی انکار نہیں ہوگا اور محض اس وجہ سے کہ

پرویز صاحب نے یہ کہا ہے ان کو مجرم گرداننا صحیح نہیں جیسا کہ مولوی نعمانی صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ نہ صرف نعمانی صاحب بلکہ ان کے ممدوح مودودی صاحب نے تو مسلمانوں کے اسلام کے متعلق اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں انھوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ آج کے مسلمان میں ایک ایک وہ برائی موجود ہے جو کفار کا طرۂ امتیاز ہے ملاحظہ ہو ان کا رسالہ سیاسی کشمکش حصہ سوم جہاں مودودی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان کہلانے والے اسلام کو ترک کئے ہوئے ہیں پھر اگر پرویز صاحب اس وجہ سے گردن زدنی ہیں تو مودودی صاحب کیوں نہیں۔!

پھر علامہ اقبال مرحوم نے بھی تو فرمایا ہے مے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یہ ایسی باتیں ہیں جو تمام اہل علم حضرات موجودہ مسلمانوں کے متعلق کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے جب سے تجدید و احیائے دین کے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام کو نظر انداز کرکے دین میں اپنی دانشوری کا پیوند لگانا شروع کیا ہے اس وقت سے مسلمانوں میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں اور وہ زمانہ آگیا ہے جس کی پیشگوئیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں مگر حیرت یہ ہے کہ اس بات کو بڑے بڑے موقر اہل علم حضرات تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کی پیشگوئیاں جو امت کی تباہی کے متعلق تھیں وہ تو پوری ہوگئیں ہیں لیکن جو خوش خبری ان پیشگوئیوں میں دی گئی ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوکر ان کا انسداد کرے گا۔ اس کو کبھی آئندہ وقت پر ٹالتے چلے جاتے ہیں حالانکہ ایسی شہادتیں زمین و آسمان دے رہا ہے کہ وہ موعود آچکا ہے مگر نہ ماننے والے انکار کئے چلے جاتے ہیں رسالہ مذکورہ بالا میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صفحہ ۷ پر حسب ذیل نوٹ ملاحظہ فرمائیں

"میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں مجبور ہو کر کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے میں نے ان دونوں کو مخاطب کرکے یہ کہا خسف القمر والشمس فی رمضان فبای آلاء ربکما تکذبان۔ یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا ہے پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ آلاء سے مراد اس جگہ میں ہوں"

(مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۷ حاشیہ)

احمدیت پر باہمی اختلافات کا اعتراض

اپنے مضمون میں ملک نصراللہ خان عزیز معترضانہ انداز میں فرماتے ہیں:۔

"یہ تمام دعوے جو بالکل متضاد ہیں ان کی تائید میں مرزا صاحب کی عبارتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں اگر کسی شخص کو علم کلام اور مناظرہ بازی کے کرشموں کا تماشہ دیکھنا ہو تو مرزا صاحب کے معتقدین اور متبعین کی مختلف اصناف کے نمائندوں کو ایک جگہ جمع کرکے دیکھے اور ہر شخص اپنے عقیدے کے حق میں خود مرزا صاحب ہی کی تحریریں کو پیش کرے گا۔" (ایشیا ۳۰/۵/۶۲ صفحہ ۶)

کاش یہ الفاظ لکھنے سے پہلے ملک صاحب اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لیتے تو ان کو پتہ لگتا کہ فقہی تفرقات تو الگ رہے خود آیت اللہ کے معنے پر کتنے اختلافات مسلمانوں میں موجود ہیں اور ہر فرقہ قرآن مجید اور سنت رسول اللہ کی کیا کیا جدا جدا تاویل کرتا ہے اور اپنے ہی فعل پر بضد قائم رہنا چاہتا ہے ایک نمازی کو لیجئے آج تک یہ جھگڑا ختم نہیں ہوا کہ قرآن کریم تین نمازوں کے لئے کہتا ہے یا پانچ کے لئے یہاں تک کہ وضو کے متعلق بھی ابھی تک کئی اختلافات چلے آتے ہیں اور یہ بھی طے نہیں پا سکا کہ پاؤں پر مسح کافی ہے یا پانی سے دھونا ضروری ہے حقیقت یہ ہے کہ احکام اور عقائد میں سے شاید ہی کوئی آیت قرآن مجید ہوگی جس کے متعلق اہل علم حضرات کو باہم اختلاف نہ ہو۔ وحی اور نبوت کے متعلق جھگڑا، رسول اور نبی میں فرق کے متعلق تنازعہ

یہ جو ہر مسئلہ کے متعلق بے پناہ جھگڑے امت مرحومہ میں شروع سے چلے آتے ہیں جن کی تاریخ لکھنی بھی ناممکنات سے ہے کیا ان اختلافات کو دیکھ کر آپ کو کوئی اعتراض نہیں سوجھتا؟ اگر تمام فرقوں کے اہل علم حضرات کو ایک کمرے میں جمع کرکے کسی آیہ کریمہ کے معنی بیان کرنے کے لئے کہا جائے تو کیا اس سے بھی بڑھ کر صورت حال نہیں ہوگی جو آپ نے "مرزائیوں" کے اختلافات کے متعلق بیان کی ہے باقی فرقوں کو جانے دو صرف شیعہ اور سنی کو ایک کمرہ میں جمع کرکے ہر مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کروائیے تو پھر ایسے حقائق نبوت اور امامت کے متعلق آپ کی سماعت میں آئیں گے کہ آپ کی یہ کیفیت ہو جائے گی کہ ع

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا

پرویز صاحب کا ایک تراشہ ملاحظہ ہو:۔

"(۱) شیعہ حضرات، خلفائے راشدین میں سے پہلے تین خلفاؑ کے متعلق اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم سے (باستثنائے چند) سب کے متعلق اور اس زمانے سے لے کر آج تک کے تمام سنی مسلمانوں کے متعلق جو عقائد رکھتے ہیں وہ آپ کے علم میں ہیں؟ میں انہیں دہرانا نہیں چاہتا ان عقائد کی رو سے یہاں سے لے کر وہاں تک پوری کی پوری (غیر شیعہ) امت، اور اس کے اولیاء، صلحاء، اتقیاء، حتی کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی جو پوزیشن قائم ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔

(۲) دوسری طرف ان لوگوں کے متعلق جو خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو برحق نہیں مانتے سنیوں کا جو فیصلہ ہے وہ بھی آپ کے علم میں ہے اس فیصلہ کی رو سے یہاں سے لے کر وہاں تک شیعہ حضرات اور ان کے ائمہ کبار رحمہم اللہ کی جو پوزیشن قائم ہوتی ہے وہ ظاہر ہے

(۳) خود سنیوں میں سے غیر مقلد (اہل حدیث) آپ مقلدین کے متعلق جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی آپ کے علم میں ہے اس عقیدہ کی رو سے امت کے تمام مقلد مسلمان اور ائمہ فقہ (بشمول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) جس مقام میں کھڑے ہو جاتے ہیں اس کا بھی آپ کو علم ہے۔

(۴) اور مقلدین اہل غیر مقلدوں کی نسبت جو عقیدہ رکھتے ہیں اس کی رو سے پوری امت کے اہلحدیث حضرات مع ائمہ احمد کرام جس جگہ پہنچا دیئے جاتے ہیں اسے آپ بخوبی جانتے ہیں

(۵) مقلدین میں سے دیوبندی حضرات، بریلوی حضرات کے متعلق اور بریلوی حضرات، دیوبندی حضرات کے متعلق جو عقیدہ رکھتے ہیں اس کا بھی آپ کو علم ہے اس عقیدہ کی رو سے ان دونوں جماعتوں کے اسلاف رحمہم اللہ جس صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے متعلق (کم از کم مجھے تو) لب کشائی کی جرأت نہیں ہو سکتی

یہ وہ حضرات ہیں جن کے برملا عقائد کی رو سے، یہاں سے وہاں تک تمام امت بہ ہیئت مجموعی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتی ہے اگر ان تمام فرقوں کے ایک دوسرے کے خلاف فتاویٰ شاہد ہیں اور اس میں امت کے مختلف فرقوں کے تمام اولیاء، صلحاء، اتقیاء حتی کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم تک بھی آجاتے ہیں

یہ تمام حضرات آپ کے نزدیک نہ صرف مسلمان ہیں، بلکہ علمائے دین کی فہرست میں شامل اور دوسروں کے کفر و اسلام کا فیصلہ کرنے کے مجاز۔

(طلوع اسلام مئی جون ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۶۱)

اگرچہ پرویز صاحب نے جو کہا ہے اس پر آپ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن پھر بھی وہ تو بقول اہل علم حضرات کافر ہے اور آپ بھی ان کے کفر کے فتوی پر بڑے نازاں ہیں لیکن مودودی صاحب، خواہ دوسروں کی نظروں میں کتنے ہی کافر کیوں نہ ہوں آپ کی نظروں میں تو "اولی المومنین" ہیں ان کا فرمودہ بھی سن لیجئے۔

"افسوس ہے کہ مدتوں کی چلی ہوئی اس روش کو چھوڑنے پر ہمارے علمائے کرام کسی طرح راضی نہیں ہوتے انھوں نے اصل اور فرع نص اور تاویل کے فرق کو نظر انداز کر دیا ہے وہ ان فروع کو بھی اصول بنائے بیٹھے ہیں جن کو انھوں نے خود یا ان کے اسلاف نے اپنے مخصوص فہم کی بنا پر اصول سے اخذ کیا ہے وہ ان تاویلات کو بھی نصوص کے درجے میں رکھتے ہیں جو نصوص سے معانی اخذ کرنے میں ان کے گروہ نے اختیار کی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے فروع اور اپنی تاویلات کے منکر کو بھی اس طرح کافر قرار دیتے ہیں جس طرح اصول اور نصوص کے منکر کو قرار دیا جاتا ہے۔ اس کھینچ تان اور بے اعتدالی نے پہلے تو اسلامی جمعیت میں صرف تفرقہ ہی پیدا کیا تھا مگر اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ علماء کی یہ کافر گری مسلمانوں کے دلوں میں نہ صرف علماء کی طرف سے بلکہ خود اس مذہب کی طرف سے بھی بدگمانی پیدا کر رہی ہے جس کی نمائندگی یہ علماء کرتے ہیں روز بروز علماء کا اقتدار مسلمانوں پر سے اٹھتا جا رہا ہے ان کی باتیں سن کر دل مذہب کی طرف راغب ہونے کے بجائے اس سے دور بھاگنے لگے ہیں مذہبی جلسوں اور مذہبی تحریروں کے متعلق یہ عام خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ان میں فضول جھگڑوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس غلبۂ کفر و فسق کے زمانے میں عام مسلمانوں کو مذہبی علوم کی واقفیت بہم پہنچانے کا اگر کوئی ذریعہ ہو سکتا تھا تو وہ یہ تھا کہ علمائے دین پر لوگوں کو اعتماد ہوتا اور وہ ان تحریروں اور تقریروں سے فائدہ اٹھاتے مگر افسوس کہ ان فرقہ بندی کی لڑائیوں اور ان تکفیر کے مشغلوں سے یہ ایک ذریعہ بھی ختم ہوا جا رہا ہے اور یہ مسلمانوں میں مذہب سے عام ناواقفیت اور گمراہی کے پھیلنے کی ایک بڑی وجہ ہے کاش ہمارے علمائے اپنی اس غلطی کو محسوس کریں اور اسلام اور مسلمانوں پر نہیں تو خود اپنے اوپر ہی رحم کرکے اس روش سے باز آجائیں جس نے ان کو اپنی قوم میں اس قدر رسوا کر دیا ہے۔ درآنحالیکہ یہی وہ قوم تھی جو کبھی ان کو سر آنکھوں پر بٹھاتی تھی"۔ (تفہیمات حصہ دوم ص ۱۹۷)

ملک صاحب غور فرمایئے آپ کا امام جماعت احمدیہ پر معترض ہونا اور اپنا وہ حال ہونا جو مودودی صاحب نے بیان کیا ہے چھاج کو چھلنی کے طعن کی مثال نہیں؟ ذرا سوچئے کہ آپکے اعتراض کی زد کہاں جا کر پڑتی ہے۔!

آخر میں ہم آپ کو اور مودودی صاحب اور ہر قسم معترضین کو ایک مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہوائی جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام پیشواؤں پر کیچڑ اچھالنے سے آپ کو کچھ بھی نہیں مل سکے گا بلکہ ایسی باتیں آپ کی نیکیوں کو تو ضائع کر دیں گی مگر ہم یہ اس لئے نہیں کہہ رہے کہ ہمیں خطرہ ہے کہ آپکی ان باتوں سے جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی باتیں آخر میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا باعث ہوتی ہیں کیونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور ملمع سازی سے ہمیشہ کے لئے ساری دنیا کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا جماعت احمدیہ کا کام کوئی مخفی نہیں ہے ایک عالم اس کا شاہد ہے اگر آپکے دل میں واقعی اسلام کیلئے درد ہے تو میدان میں نکل آیئے اور جماعت احمدیہ کا کام میں مقابلہ کیجئے اگر سچائی آپکے ساتھ ہے تو آپ کی فتح ہوگی مگر بقول غالب ع کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق۔

نئے سال ۱۳۸۲ھ کا پہلا دن

اسلامی سال کے ہجرت سے وابستہ کرنے میں حکمت

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

اسلام توحید کا دین ہے اسلام کے نزدیک جملہ نبیوں کی بعثت کی غرض قیام توحید ہی تھی۔ انسان کا سب سے بڑا کمال یہی ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک اور واحد یگانہ خدا کی معرفت حاصل کرے اور اس کا ہو کر زندگی بسر کرے اور اسی کی راہ میں اس پر موت آئے۔

اس نصب العین کے پانے کے لئے اسلام نے مسلمانوں کی کامل راہ نمائی فرمائی ہے۔ ان کو ایسے احکام دیئے ہیں ایسی شریعت عطا فرمائی ہے۔ جس سے توحید کا موضوع ہر مرحلہ پر نکھر کر سامنے آجائے اور مومن ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہ ہو سکے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اپنے کامل نمونہ کے ساتھ اس بارے میں بہترین مشعل راہ ہے دن اور رات کا اختلاف، آگے پیچھے آنا۔ ہفتوں، مہینوں اور سالوں کی تبدیلی، موسموں کا بدلتے رہنا۔ یہ سب امور انسان کی طبیعت کو بیدار کرنے کے لئے ہیں۔ اس کے جسم کے نشوونما کا ذریعہ بھی ہیں۔ مگر اس کی روح میں بالیدگی پیدا کرنا بھی ان تغیرات کا اہم مقصد ہے۔ ہر نیا دن انسان کے خفتہ خیالات کو بیدار کرنے والا ہے۔ اور ہر نئی رات اس کی نئی زندگی میں تازگی بخشنے والی ہے۔ اسی طرح سالوں کی تبدیلی بھی انسان کو اپنی زندگی کا جائزہ لینے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ساری قومیں سال کے آغاز پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتی ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اپنی پیدائش کے دن کو بطور سالگرہ مقرر کر رکھا ہے۔ سال کا پہلا دن قوموں کی سالگرہ ہوتا ہے۔ اس دن عام طور پر یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ ہم نے گذشتہ سال میں کیا کام کئے ہیں۔ کتنی ترقی یا تنزل ہوا ہے۔ اور اب آئندہ سال کے لئے ہمارا کیا پروگرام ہے۔ سالانہ پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ پانچ سالہ اور دس سالہ منصوبے بھی بنائے جاتے ہیں۔ بہرحال نئے سال کا آغاز ایک نئی زندگی اور نئی حرکت کا پیغام لے کر آتا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے وہ توحید کا مذہب ہے اس لئے اسلام میں سال کا آغاز یا سال کی نسبت کسی انسان کی ولادت یا وفات کی طرف نہیں کی گئی۔ تاکہ اس طرح مشرکانہ خیالات کے پنپنے کا موقعہ ہی پیدا نہ ہو۔ لیکن اسلام میں بھی سال مقرر ہوا ہے۔ اس کی نسبت بھی تجویز ہوئی ہے۔ اور اس کا آغاز بھی مقرر ہوا ہے۔ مسلمانوں کا سال نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت یا آپ کی وفات کی طرف منسوب نہ ہوا۔ بلکہ مسلمانوں کا سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی طرف منسوب ہوا۔ ہجرت اسلام اور مسلمانوں کے لئے عمل کا پیغام ہے۔ ہجرت کیوں واقع ہوئی؟ ہجرت تک نوبت اس لئے پہونچی کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم دعوتِ توحید کے سلسلہ میں چٹان سے بڑھ کر ثابت قدم تھے۔ کوئی ڈر، خوف، طمع یا لالچ آپ کو یا آپ کے متبعین کو جادۂ استقامت سے منحرف نہ کر سکتا تھا۔ آپ اور آپ کے ساتھی ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی توحید کی منادی کرتے تھے اور شرک اور بت پرستی کے خلاف دلائل و براہین کے ذریعہ مؤثر جہاد کرتے تھے۔ مشرک لوگ اس بات کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ ان کی نظر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا وجود اس قابل نہ تھا کہ انہیں زندہ چھوڑا جائے۔ اس لئے کفار نے مقدور بھر ایذا رسانی شروع کر دی۔ تا کسی طرح توحید کی تبلیغ بند ہو جائے۔ جب مکہ کی سرزمین میں حالات ساز گار نہ ہو گئے۔ اور تبلیغ حق کے سب راستے بند کر دیئے گئے۔ تب اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ وہ اور ان کے صحابہ مکہ معظمہ سے ہجرت کر جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے خود ہجرت کے لئے سامان پیدا فرما دیئے اور مدینہ منورہ ہجرت گاہ قرار پا گیا۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارِ غار حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی معیت میں مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی راہ لی۔ یہ ہجرت ہے جس کے نام پر اسلامی سال کا نام رکھا گیا ہے۔ تا مسلمانوں کو ہر وقت ہر ماہ اور ہر سال یاد رہے کہ اسلام نے مسلمانوں کا فرض مقرر کیا ہے کہ ہر نئے سال کو کام اور خدمتِ دین کے لئے گذاریں اور اپنی زندگی میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو اسوہ اور نمونہ اختیار کریں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ سال کے پہلے دن میں آنے والے دنوں کے لئے نئے عزم اور نئی پختہ نیت کے ساتھ آغاز کرے انسان کی نیت سے بہت سے اچھے نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ اسلامی شریعت کے مطابق نیت پر جملہ اعمال کا دارومدار ہے۔ سال کے پہلے دن نیک نیتی سے عزم کرنے والا انسان سال بھر میں بہت سی برکتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

سال کا پہلا دن توحید کا سبق دینے والا ہے اور نئے عزم کے ساتھ خدمتِ دین کے آغاز کی بنیاد رکھنے کے لئے مقرر ہے۔ آئیے ہم ۱۳۸۲ھ ہجری کو صحیح طور پر ہجرت کی نیت سے شروع کریں۔ دین کی خاطر وطن اور رشتہ داروں سے جدائی بھی ہجرت ہے۔ تبلیغ کے لئے بیرونی ممالک میں جانا بھی اس میں شامل ہے۔ مگر مہاجر کی ایک اور تعریف بھی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

المھاجر من ھاجر ما نھی اللہ عنہ

کہ حقیقی مہاجر وہ ہے جو ان منہیات سے رک جاتا ہے جن سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔

پس ہر مسلمان کو ہجری سال کے پہلے دن کم از کم یہ پختہ نیت کرنی چاہیئے کہ وہ سال بھر ان سب مکروہ کاموں سے اجتناب کرے گا جن سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے اس طرح وہ بھی ہجرت کے مفہوم میں شریک ہو سکے گا۔ اللہ تعالےٰ اس سال کو ہم سب اور ساری امتِ مسلمہ کے لئے فضلوں اور برکتوں کا سال بنا دے آمین ثم آمین

موازنہ کیجئے

الفضل میں آپ کو کیا کچھ مل سکتا ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندگی بخش ملفوظات۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کے روح پرور خطبات اور فرمودات

(۳) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی روزانہ صحت کی رپورٹ

(۴) علمائے سلسلہ کے ایمان افروز مضامین

(۵) مجاہدینِ احمدیت کی بیرون پاکستان تبلیغی سرگرمیوں کا پورا علم

(۶) مرکزی اداروں کے اعلانات اور آپ کے ایمانوں کو جلا دینے والی نیک تحریکات۔

(۷) مرکزِ احمدیت ربوہ کی ضروری خبریں۔ (۸) مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے مدلل جوابات — اس کے لئے آپکو صرف اور صرف ۱۰ پیسے روز خرچ کرنے کی ضرورت ہے — یہ خرچ زیادہ ہے یا نفع زیادہ، اسکا موازنہ خود کیجئے۔ (مینجر الفضل)

درخواستِ دعا

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۶۲ء سے بی۔ اے اور بی۔ ایس سی سال اول کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان امتحانات میں شرکت کرنے والے احمدی طلباء اور طالبات کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے، ان کی کوششوں میں برکت دے، اور مدد فرمائے آمین

عطاء المجیب راشد متعلم بی۔ اے سال اول ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روئداد

مورخہ ۳ جون کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کی تحریر فرمودہ جو رپورٹ کالج کے سینئر پروفیسر مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی نے پڑھ کر سنائی اس کے بعض اہم حصے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر

جناب صدر و حضرات!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

یہ امر ہمارے لئے باعث صد مسرت و افتخار ہے کہ آج کے اس جلسہ کی صدارت کے فرائض ہمارے ملک کے نامور ماہر تعلیم جناب پروفیسر حمید احمد خان ادا فرما رہے ہیں آپ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک صاحب طرز ادیب اور نقاد، روشن دماغ مفکر اور مخلص رفیق کار ہیں۔ میں انتہائی خلوص اور محبت کے جذبات کیساتھ ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضرات! الحمد للہ کہ آج یہ درسگاہ زندگی کی انیسویں منزل کی سرحد میں داخل ہو رہی ہے۔ میں آپ کے سامنے سال گذشتہ کی روئداد پیش کرتے ہوئے ایک گونہ مسرت محسوس کرتا ہوں ہمارے دل اس قادر و توانا اور رحمان و رحیم ہستی کے حضور تشکر کے جذبات سے لبریز ہیں کہ محض اس کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے اس چراغ کو مصائب کی تند و تیز آندھیوں اور حوادث زمانہ کے تلاطم میں بھی روشن رکھا۔

صدر محترم! یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ دنیا ایک عالمگیر انقلاب سے دوچار ہے۔ یہ انقلاب ذہنی بھی ہے اور سیاسی بھی۔ اقتصادی بھی ہے اور روحانی بھی۔ جدید ترین عالمی تقاضوں سے مجبور ہو کر ہمارے ہاں بھی جن تعلیمی اصلاحات کا نفاذ کیا گیا ہے۔ ان سے جہاں یہ امید بندھتی ہے کہ ان اصلاحات پر دیانتداری سے عمل پیرا ہو کر ہم اس منزل کو پالیں گے۔ جن کے حصول کے لئے ہماری قوم ایک عرصہ سے کوشاں اور سراپا شوق بنی ہوئی ہے۔ وہاں ہمارے لئے گوناگوں مشکلات اور مختلف النوع مسائل بھی سدِ راہ بن کر رہ گئے ہیں۔ جو خاص ان اصلاحات کی پیداوار ہیں۔ ہم مشکلات اور مصائب سے نہیں ڈرتے۔ ڈر ہے تو اس امر کا کہ اگر تعلیمی کمیشن کی سفارشات کو پورے خلوص اور دیانتداری سے عملی جامہ نہ پہنایا گیا تو یہ اصلاحات قومی اور مقامی سطح پر المناک نتائج کا باعث ہوں گی۔ جو ایک عظیم قومی حادثہ ہوگا۔ اس عبوری دور کا اہم ترین تقاضہ یہ ہے کہ ہم ان اصلاحات کو محض تجربہ کا نام نہ دیں بلکہ پوری سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ان کے نفاذ پر کمربستہ ہو جائیں۔ بالخصوص ان آسان اور سہل اور بنیادی اہمیت کے حامل حصص کے نفاذ پر جو اصلاحات کی اصل روح رواں ہیں مثلاً اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کا مسئلہ اردو ہماری قومی زبان ہے اور ہماری ترقی، بقا اور زندگی کے ہر شعبہ میں شاہرگ کی حیثیت رکھتی ہے تجربہ اور تعلیمی کمیشن کہتا ہے کہ طلبہ کے لئے اپنی زبان میں سمجھنا سمجھانا آسان ہے مصلحت کچھ اور کہتی ہے۔ شوق کہتا ہے کہ ہمارے احساسات کا اور جذبات کا اظہار۔ ہمارے فکر و نظر کی تسکین کے سامان اور علمی و ادبی ضروریات کا حل اپنی زبان کے اپنانے میں مضمر ہے۔ لیکن زمانہ سازی کو اس سے اتفاق نہیں ؎

آئے ہے بے کسی عشق پہ رونا غالب

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ فی الوقت یونیورسٹی میں اور ملحقہ درسگاہوں میں ایک وسیع خلیج حائل ہے۔ ماں سے دور رہنے والے بچے اس کی محبت اور شفقت کو نسبتاً زیادہ جذب کیا کرتے ہیں لیکن ہمارے ہاں حالت یہ ہے کہ بعض دفعہ ہماری مادر علمی ہمیں ہمارا جائز حق بھی دینے کو تیار نہیں ہوتی۔ مفصل کی درسگاہیں اگر کسی مضمون میں آنرز کی کلاسیں شروع کرنا چاہتی ہیں تو ان پر جائز و ناجائز مطالبات کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے یقیناً مفصل کالجوں کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے علمی مشاغل میں توسیع کر سکیں۔ اگر کوئی ہم جیسا بیدار اور قومی تقاضوں کا احساس رکھنے والا ادارہ اس ضمن میں یونیورسٹی کا ہاتھ بٹانا چاہے تو ارباب دانش کو تو اس پر خوش ہونا چاہیئے۔ مگر ؎

از درد دست چہ گویم بچہ عنواں رفتم
ہمہ شوق آمدہ بودم۔ ہمہ حرماں رفتم (عرفی)

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں

اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو نظام تعلیم کے نئے دور میں تعلیم الاسلام کالج سابقون الاولون میں شمار ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز کالج کی تقسیم (Bifurcation - تنصیف) کے بعد جو عنقریب ہونے والی ہے ڈگری اور پوسٹ گریجوایٹ کلاسیں جلد ہم اپنی نئی عمارات میں منتقل ہو جائیں گی۔ یہ سال تو کالج کے لئے زمین، عمارت کے نقشوں اور دیگر کوائف کی تفاصیل سے متعلق فیصلوں ہی میں گذرا ہے۔ اس وقت کالج کیمپس کے گرد دیوار بن رہی ہے۔ ٹیوب ویلوں کے لئے آزمائشی کھدائی کی جاچکی ہے۔ نقشے بن چکے ہیں اور انشاء اللہ العزیز تعمیر کا کام بھی جلد ہی پوری تیز رفتاری سے شروع ہونے والا ہے۔ یہ دورِ جدید کالج کی زندگی میں ایک عہد آفرین اور خوشکن انقلاب کا حامل ہوگا۔ ہمیں جہاں اس بات پر خوشی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے اس تعلیمی منصوبہ پر متوقع اخراجات کے حصہ رسدی برداشت کرنے میں ہچکچاہٹ ظاہر نہیں کی وہاں ہم اس امید پر بھی زندہ ہیں کہ ہماری حکومت تعلیم الاسلام کالج کے مقام اور مرتبے کے مطابق اس تعمیری پروگرام کے مالی بوجھ کو جو حکومت ہی کے فیصلوں کی تعمیل میں ہمارے ناتواں کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ اس حد تک قابل برداشت بنا دیگی کہ ہم کالج کے اصل کام یعنی تعلیم و تربیت کی طرف دلجمعی اور سکونِ خاطر سے توجہ دے سکیں۔ ہم ممنون ہیں کہ حکومت نے تقسیم و توسیع کے اس پروگرام میں پوری مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

میں اس موقعہ پر اس امر کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ تعلیمی اصلاحات کے نفاذ کے بعد سے اس امر کا شدید احساس پایا جاتا ہے کہ یونیورسٹی کے بعض شعبے اس مغالطہ میں ہیں کہ ان کے ذاتی مفاد ملحقہ درسگاہوں کی توسیع و ترقی کے منصوبوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ خود ہمارا کالج بھی ٹکراؤ کے اس گرداب کی زد میں ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم بڑھیں پھولیں اور پھلیں۔ تعلیمی کمیشن کی مجوزہ اصلاحات کی روشنی میں اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں پسماندہ اضلاع اور دیہات میں بھی مہیا ہو سکیں۔ یہاں تک کہ قوم کے ایک ایک غریب ہونہار کے لئے اعلیٰ تعلیم کی راہیں کھل جائیں اور ہوشیار اور ذہین طلباء محض اس وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ رہ جائیں کہ وہ غریب ہیں اور یونیورسٹی میں جا کر تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ بے شک گورنمنٹ نے وظائف تعلیمی میں کمیت اور کیفیت ہر دو لحاظ سے اضافہ کی ہے لیکن نہ تو اتنے وظائف دئے جا سکتے ہیں، جو طالبعلم کے تمام اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نہ ہی وظائف کی تعداد کو اس رفتار سے بڑھایا جا سکتا ہے۔ جس رفتار سے مستقبل میں طلباء کی تعداد کا بڑھنا یقینی ہے۔ سوائے اسکے کہ ہم قوم کے ایک معتدبہ حصہ پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے خود بند کر دیں اور اسے جھٹکا اور ناکامی کا انحصار بنا دیں۔

اس سلسلے میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کیوں نہ پہلے تین سال کی تعلیم و تدریس کا کام یونیورسٹی کی بجائے ملحقہ کالجوں کے سپرد کر دیا جائے اور یونیورسٹی خود ریسرچ اور تحقیق کے کام کی طرف جو یونیورسٹی کا اصل کام ہے زیادہ سے زیادہ توجہ دے۔ اس وقت عام اور خام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ اگر کالجوں کی نشوونما اور متدریجی ترقی اسی طرح جاری رہی تو یونیورسٹی کے اپنے طلباء کی تعداد کم ہو جانے کا احتمال ہے کمی تعداد اپنی ذات میں تو چنداں قابل تشویش امر نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے بعض لوگوں کو اس میں بیکاری کا بھوت ابھرتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اس لئے ہمارے احساس کے مطابق اور یونیورسٹی کے بعض اساتذہ کے اپنے خیال کے مطابق جس کا اظہار وہ پرائیویٹ مجالس میں کرتے رہتے ہیں۔ کالجوں کی توسیع و ترقی ان کے اپنے لئے خطرہ کا باعث بنی ہوئی ہے اس لئے یونیورسٹی کی ایسی سفارشات جو ہماری ترقی کے راستے میں روک بن کر حائل ہو جاتی ہیں طبعاً ہمارے دلوں میں بے اطمینانی اور گھبراہٹ کی کیفیت پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہیں ہم ایک سال سے ایم۔ ایس سی کیمسٹری کی کلاسیں جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس انداز میں اور جس نہج پر ہماری درخواست قدم بقدم چل رہی ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ اسی طرح سٹاف کی تعداد کا مسئلہ بھی ملحقہ کالجوں کے لئے سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔ اسی قسم کے اور مسائل بھی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ملحقہ کالجوں بشمول مفصل کالجز اور یونیورسٹی کے نمائندگان پر مشتمل ایک ایسے نیم سرکاری ادارہ کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے فیصلوں سے دونوں میں اعتماد پیدا ہو اور ہر ادارہ اپنی اپنی جگہ اپنے ترقی کے منصوبوں پر دلجمعی اور وثوق سے عمل پیرا ہو سکے اور کبھی کبھی تو یہ خیال بھی آتا ہے کہ لاہور کی ایک اپنی علیحدہ یونیورسٹی ہو اور پنجاب یونیورسٹی کو الحاقی یونیورسٹی کے طور پر اندرون ملک میں کسی مناسب جگہ منتقل کر دیا جائے۔

بہر حال ان تمام مشکلات کے باوجود تعلیم الاسلام کالج اپنی منزل کی طرف پورے وثوق اور اعتماد سے رواں دواں ہے۔ امسال ہمارے ہاں عربی ایم۔ اے کی کلاسیں شروع ہو رہی ہیں۔ یہ ترقی کے مجوزہ پروگرام کی پہلی کڑی ہے۔ فزکس کیمسٹری۔ پولٹیکل سائنس۔ اکنامکس۔ ریاضی۔ ہسٹری۔ عربی اور فارسی میں آنرز کی کلاسوں کا آغاز پہلے ہی ہو چکا ہے۔ فلسفے میں بھی عنقریب آنرز شروع ہو جائے گی۔ اور ملک و قوم کے غریب

کام کی پوری ذمہ داری۔ اجرت معمولی سروس فوری۔ ریڈیو الیکٹرک سٹورس گولبازار ربوہ

اور ہونہار نوجوان اس سادہ اور پاک وصاف فضا میں اعلےٰ تعلیم کے مدارج طے کر سکیں گے

تعلیمی کمیشن نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ ہم طلباء کے علمی وادبی ذوق کی تسکین اور تزئین کے ساتھ ساتھ ان کے اندر قومی حمیت اور غیرت کا احساس اور قومی مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل سوچنے کا جذبہ بھی پیدا کریں تاکہ وہ آئندہ زندگی میں قومی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو سکیں اور قوم کا مستقبل محفوظ رہ سکے میں نے اور میرے رفقائے کار نے دوران سال اسی عظیم اور مقدس مقصد کو پیش نظر رکھا ہے خدمت اور ایفائے عہد اور ادائیگیٔ فرض کے جن پاکیزہ جذبات سے ہم سرشار ہیں وہ محض اور محض اللہ تعالےٰ کی دین ہے الحمد للہ کہ ہم اس فرض کو عبادت کے رنگ میں بجا لا رہے ہیں بے شک ہم مکمل نہیں مکمل تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہم میں خامیاں بھی ہیں جن کو حتی الامکان دور کرنے کی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں لیکن جہاں تک نیت، عمل اور کوشش کا تعلق ہے وہ خالصتہً قوم کے فرزندوں کی تعلیم وتربیت اور خدمت کے جذبات پر مبنی ہے ہم اپنے طلباء پر سختی بھی کرتے ہیں اور نرمی بھی اور وہ ہماری سختی کو برداشت بھی کرتے ہیں اور نرمی کو کمزوری سمجھ کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے عادی بھی نہیں وہ ہمارے اور ہم ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں ہمیں اپنے طلباء پر فخر ہے اور طلباء کو اپنے کالج سے بے پناہ محبت

بے شک بقول اقبالؔ ایک عام طالب علم آجکل تعلیم کے اختتام پر عموماً یہی کہتا ہے کہ "بل پیش کیجئے" لیکن ہمارا طالب علم "بل کی ادائیگی" کے بعد اب بھی "ہدیۂ دل" پیش کرنے کا عادی ہے اور انشاء اللہ العزیز عادی رہے گا

ضمناً یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ محکمہ تعلیم کے سیکرٹری جناب انور عادل صاحب نے طلبائے کالج سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بلاشبہ آپ کا یہ تعلیمی ادارہ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ اسے وہ ماحول میسر ہے جسے ہم صحیح معنوں میں تعلیمی ماحول کہتے ہیں یہاں دھیان بٹانے اور توجہ ہٹانیوالی بے مقصد قسم کی غیر علمی مصروفیات ناپید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس خالص تعلیمی ماحول میں حصولِ تعلیم اور کردار سازی کے نقطۂ نگاہ سے آپ کو یہاں ایک بھرپور زندگی بسر کرنے کا زریں موقع حاصل ہے اور آپ لوگ سیرت وکردار کے یکساں سانچوں میں ڈھلتے ہوئے نظر آتے ہیں"۔

اب سالِ گذشتہ کی مساعی کا مختصر سا خاکہ پیش خدمت کر رہا ہوں یہ ہرگز ہرگز ان پیہم کاوشوں اور مصروفیات اور کیفیات کو ظاہر نہیں کر سکتا جو ہر ہر لمحہ اور ہر ہر آن ان پروگراموں میں غذائے روح بن کر جاری وساری ہیں:۔

نتائج

امسال بی اے سال اول کے امتحان میں ہمارے کالج کے طالب علم اعجاز الحق قریشی نے یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی اسی طرح ہائر سیکنڈری امتحان میں عطاء المجیب راشدؔ نے بھی کامیاب ہونیوالے طلباء میں امتیازی مقام حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے کالج کے ۲۹ طلباء یونیورسٹی، بورڈ اور حکومت کی طرف سے وظیفہ کے مستحق قرار پائے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے رہے مثلاً

بی اے سال اول	۶۰٪
بی ایس سی سال اول	۶۷٪ ۔ ۸۶

مزید ترقی کی ضرورت کا احساس بھی ہے اور اس کے لئے ہم کوشاں بھی ہیں

آمد وخرچ

گزشتہ سال کل خرچ ۲،۰۱،۳۳۶/- روپے ہوا

آمد از فیس ۶۸،۷۱۶/- روپے

سرکاری امداد	MAINTENANCE GRANT	۱۰۰۰۰/ روپے
	D. A.	۵۹۵۲/ "
	Sc. GRANT.	۶۰۰۰/ "
	Lib Aid	۳۰۰/ "

کل ۹۸۹۶۸/- "

بقیہ رقم - ۱،۰۲،۳۶۸ روپے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے عطا کئے گئے جس کے لئے ہم ان کے احسانمند ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

وظائف ومراعات:۔ گزشتہ سے پیوستہ سال کے ۱۳۶ طلباء کے مقابلہ میں گزشتہ سال ۱۵۸ طلباء کو وظائف اور فیس معافی وغیرہ کی مراعات دی گئیں۔

کتب خانہ: سال گذشتہ میں کالج کے مختصر مگر جامع کتب خانہ میں ۹۵۰ نئی کتب کا اضافہ ہوا اس طرح کتابوں کی تعداد ۸،۰۰۰ تک پہنچ گئی۔ محدود تر وسائل کے باوجود طلباء کو علمی سہولتیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں یہ ایک قابل قدر کام ہے۔ لائبریری میں سات روزانہ، دو ہفت روزہ اور چوبیس ماہانہ ادبی وعلمی اخبار ورسائل آتے ہیں اور طلباء ذوق وشوق سے ان سے استفادہ کرتے ہیں عرصہ زیر رپوٹ میں طلباء اور اساتذہ نے ۵،۰۰۰ سے زائد کتب سے استفادہ کیا۔

(باقی)

درخواست دعا

محترم شیخ رفیع الدین صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کی اہلیہ صاحبہ کی دونوں آنکھوں میں موتیابند اترآنے کی وجہ سے نظر بند ہوگئی ہے اور وہ ڈاکٹر کے مشورہ کے ماتحت اپریشن کرانے کیلئے ہسپتال میں داخل ہو رہی ہیں موصوفہ کو بلڈپریشر اور شوگر کی بھی تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کے اپریشن کے مرحلہ کو کامیابی کیسے ساتھ گزار دے اور دیگر عوارض سے بھی صحت عطا فرمائے۔

محترم شیخ صاحب بہت مخلص احمدی اور ہمارے سرگرم اور باہمت اعزازی کارکن ہیں آپ احباب کی

۴۴

۴۴

خاص ہمدردانہ دعاؤں کے مستحق ہیں۔

(قاضی عبدالرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کا مقام

جناب صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ سکھر کا گرامی نامہ

خاکسار کی طرف سے ایک مختصر سا نوٹ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے سلسلہ میں روزنامہ الفضل میں شائع ہوا تھا بات یوں ہوئی تھی کہ میں ۲۵ مئی ۱۹۶۲ء کو یاد تازہ کرنے کے لئے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں عزیز محترم مولوی دوست محمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کی معیت میں اس مقام کو دیکھنے گیا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تھی اپنے تاثرات کا مختصر ذکر میں نے اس نوٹ میں کیا تھا جو الفضل میں طبع ہوا تھا۔ محترم جناب صوفی محمد رفیع صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اس سلسلہ میں ذیل کا گرامی نامہ مجھے ارسال فرمایا ہے اس میں بعض ضروری واقعات کا ذکر ہے اور ذکر حبیب علیہ السلام کی ایک جھلک ہے اس لئے وہ خط بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

محترم مکرم جناب مولٰنا ابوالعطاء صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی طرف سے زیر عنوان "حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کا مقام" ایک نوٹ اخبار الفضل مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۵ پر شائع ہوا ہے اس نوٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے مقام کی نسبت کچھ باتوں کا ذکر ہے اس میں دو ایک باتوں کا جو اس بیان میں بڑی ضروری ہیں وہ مکرم شیخ غلام قادر صاحب کسی وجہ سے پورے طور پر بیان نہیں کر سکے

مئی ۱۹۰۸ء میں مَیں اسلامیہ کالج میں جو برانڈرتھ روڈ کے پاس احمدیہ بلڈنگس کے عین سامنے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے ایف اے کلاس میں متعلم تھا بوجہ پیدائشی احمدی ہونے کے میں بفضلِ خدا تقریباً ہر روز اس آخری قیام کے دوران میں جو حضرت مسیح موعودؑ کا تقریباً ایک ماہ کا تھا ایک نہ ایک نماز میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوتا تھا۔

احمدیہ بلڈنگس میں اس وقت تین عمارتیں تھیں علاوہ ان دو چار چھوٹے مکانات کے جو دوسرے کئی احمدی بھائیوں کے تھے برانڈرتھ روڈ جس کا دوسرا نام کیلیانوالی سڑک بھی تھا (کیونکہ اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ میں سڑک کے ساتھ ساتھ تمام کیلے ہی کیلے لگے ہوئے تھے) اس کے کنارے پر مرحوم ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا وسیع مکان دو منزلہ تھا اور اس کے مشرق میں مرحوم خواجہ کمال الدین صاحب کا مکان تھا ان دونوں مکانوں کے درمیان گلی تھی جس کا ذکر آپ نے فرمایا ہے اس گلی کے درمیان اوپر کی منزل میں دونوں مکانوں کو ملانے کے لئے ایک پردہ دار پل بنا ہوا تھا

تیسرا مکان کوٹھی کی طرز کا مرحوم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا تھا اور اس کے مشرق میں بعد میں احمدیہ بلڈنگس کی مسجد تعمیر کی گئی تھی

حضرت مسیح موعودؑ کی رہائش مرحوم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں تھی اور نمازیں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے اوپر کے حصہ میں ہوتی تھیں وہاں حضورؑ اس پل کے ذریعہ تشریف لاکر نمازوں میں شامل ہوتے تھے اس پل کے دروازے عموماً بند رہتے صرف نماز کے وقت حضورؑ کے تشریف لانے پر کھلتے چنانچہ

میری آنکھوں کے سامنے اب بھی وہ نظارہ موجود ہے کہ جب میں عین اس پل کے دروازہ کے سامنے احباب سمیت انتظار میں بیٹھا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب مرحوم کے مکان سے کوٹ پہنتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے اور راستے میں پل پار کر کے نماز کے لئے تشریف لائے حضورؑ ان دنوں اتنے مصروف تھے کہ اپنے کام کے سوا کسی چیز کا خیال نہ تھا

۱۹۱۴ء تک تو ہمارا وہاں آنا جانا کافی تھا اختلاف کے بعد بھی جب میں سب انسپکٹر پولیس ہو کر سندھ میں ملازم ہو چکا تھا تو بوجہ لاہور میں رہنے کے احمدیہ بلڈنگس سے اُنس رہا مجھے بوجہ میرے والد مرحوم صوفی محمد علی صاحبؓ کے ایک باخدا بزرگ ہونے کے وہاں بہت محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا چنانچہ مجھے سندھ بھیجنے کا موجب مرحوم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ہی تھے میرا خیال ہے کہ غالباً شیخ غلام قادر صاحب جنہوں نے آپ کو یہ مکانات دکھا کر پرانی یاد تازہ کر دی وہ خود بھی احمدیہ بلڈنگس میں ہی اپنا مکان بنا کر رہتے ہیں اور غالباً ان کے دفتر میں کام بھی کرتے ہیں۔

باتوں باتوں میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا ہے خلافت کے اختلاف کے بعد میں کسی کام کے لئے احمدیہ بلڈنگس میں گیا غالباً اُن پرانے اصحاب بزرگوں میں سے ہی کسی سے ملنے کے لئے گیا تھا کہ وہاں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم ملے کچھ باتیں مجھ سے کرنے کے بعد کہنے لگے "آپ تو ہمارے ذہین بچے تھے آپ کیوں ادھر چلے گئے" میں نے سادگی سے جواب دیا سب ہی ادھر چلے گئے ہیں ادھر کون ہے اس پر وہ خاموش ہوگئے اور میں بھی چلا آیا۔

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بفضل خدا امر طرح سے فارغ البال اور بڑے صاحب جائداد تھے اگر ان مکانات کو اسی تاریخی حیثیت میں رہنے دیا جاتا تو کوئی حرج نہیں تھا یہ ان کی اپنی یادگار کا ذریعہ بھی ہوتا اگر اب بھی لاہوری جماعت والے اس کا خیال کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔

حضرت صوفی صاحب نے خط کے آخر میں یہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نوٹ:۔ پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنیوالوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۱۹۱ - احباب جماعت احمدیہ مظفرگڑھ بذریعہ مکرم حکیم غلام احمد صاحب ۔۔ — ۵

۱۹۲ - مکرم فضل عمر صاحب واہ چھاؤنی ۔۔ — ۳۰

۱۹۳ - احباب جماعت احمدیہ لائلپور شہر بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب ۱۲ — ۱۰۹

۱۹۴ - 〃 〃 〃 اوکاڑہ بذریعہ ماسٹر حاکم علی صاحب ۔۔ — ۳۳

۱۹۵ - 〃 〃 〃 شیخوپورہ بذریعہ حکیم مرغوب اللہ صاحب ۔۔ — ۱۷

۱۹۶ - 〃 〃 〃 گورایہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم عبدالغفور صاحب ۔۔ — ۵

۱۹۷ - سید قربان حسین شاہ صاحب سٹیشن ماسٹر قلعہ سیف اللہ ۔۔ — ۱۰

۱۹۸ - مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب چک ۵۵ گ ب ضلع لائلپور ۔۔ — ۵

۱۹۹ - مکرم ملک خضر حیات خوشاب ضلع سرگودھا ۔۔ — ۵

۲۰۰ - احباب جماعت احمدیہ چنیوٹ بذریعہ مکرم شیخ محمد حسین صاحب ۔۔ — ۶

۲۰۱ - 〃 〃 〃 سرگودھا بذریعہ بابو محمد عالم صاحب ۔۔ — ۵۴

۲۰۲ - مکرم ملک سعید احمد صاحب سرگودھا شہر ۔۔ — ۱۰

۲۰۳ - مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب 〃 ۔۔ — ۱۰

۲۰۴ - مکرم ملک محمد یوسف صاحب پادسلی کلرک 〃 ۔۔ — ۲۴

۲۰۵ - مکرم علی محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرالہ ضلع گجرات ۵۰ — ۸

۲۰۶ - مکرم منشی خاں صاحب و متعلی خاں صاحب 〃 〃 ۔۔ — ۵

۲۰۷ - مکرم چوہدری برکت ... صاحب چک ... ضلع لائلپور ۔۔ — ۵

۲۰۸ - احباب جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور بذریعہ مکرم خواجہ محمد عثمان صاحب ۵۲ — ۹۲

۲۰۹ - 〃 〃 〃 نیلہ گنبد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب ۔۔ — ۱۸

۲۱۰ - مکرم محمد نصیب صاحب عارف کوئٹہ بلوچستان ۔۔ — ۱۱

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امام کی آواز پر فوراً لبیک کہنے کی نیک مثال

یوم تحریک جدید کے ثمرات کا ایک نمونہ

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ایک کارکن تحریر فرماتے ہیں:۔

"رات کے جلسے میں سیدنا حضرت اقدس (خلیفۃ المسیح الثانی) کی تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنکر مسجد میں ہی اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ کل ضرور سارا بقایا ادا کر دونگا۔ چاہے قرض لے کر ہی ادا کرنا پڑے۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور خاکسار نے آج ۷۵/۔۴۴ روپے ادا کر کے حساب صاف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے"

یہ صاحب اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ بہرحال قارئین کرام ان کے لئے بغیر نام لئے ہی دعا فرمائیں بسلسلہ کے کارکنان ویسے بھی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اور ان صاحب نے تو تکلیف اٹھا کر دین کی خاطر مال پیش کرنے کا ایک نمونہ قائم فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی درخواست ہے کہ جملہ جماعتیں تحریک جدید کے جلسوں کی معین رپورٹیں جلد دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری

ماہ مئی ختم ہو چکا ہے۔ امید ہے تمام عہدیداران انصار اللہ ماہانہ رپورٹ کی تیاری میں مصروف ہوں گے۔ مرکز میں رپورٹ پہنچنے کی آخری تاریخ دس مقرر ہے۔ از راہ کرم تمام عہدیداران دس جون سے پہلے پہلے اپنی رپورٹ کارگذاری مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ رپورٹ کارگذاری کے لئے مرکز نے ایک رپورٹ فارم چھپوا رکھا ہے۔ جن مجالس میں یہ فارم نہ ہوں وہ حسب ضرورت دفتر ہذا سے منگوالیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

والدہ کی طرف سے بقایا چندہ ادا کرنے کی نیک مثال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ نیا سال شروع ہو گیا ہے اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قریشی چنیوٹ نے اپنی والدہ محترمہ کا بقایا ۲۵-۱۸۱ روپے یکمشت بذریعہ چیک ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جملہ بقایا دار حضرات مصمم ارادہ کر لیں کہ وہ اس سال اپنے سارے بقایا چندے انشاء اللہ ادا کر دیں گے۔ اور اس طرح اشاعت اسلام کے کام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا موجب ہونگے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنیوالے مخلصین

فہرست نمبر ۱۲

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسجد فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد یا اس سے زائد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۴۴۶ - مکرم ڈاکٹر سید محمد احسن صاحب سیالکوٹ شہر ۔۔ — ۱۵۰

۴۴۷ - مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر وقف جدید جاپہ ضلع نوابشاہ (سندھ) ۔۔ — ۱۵۰

۴۴۸ - مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب بمبئی موٹر سٹورز کراچی ۔۔ — ۱۳۵۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تذکرہ کے خریدار توجہ فرمائیں

ہم نے

مفتاح التذکرہ

شائع کی ہے جس سے تذکرہ کے حوالہ جات تلاش کرنے میں آسانی ہو گئی ہے۔ یہ مفتاح نہایت مفید ہے۔ دوستوں کو خرید کر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ آج ہی آرڈر بھجوا کر طلب فرمائیں۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔

قیمت غیر مجلد فی ۷۵-۱ — مجلد فی ۵۰-۲ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ایجنٹوں کی ضرورت

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ PREMAX پریمکس سیلنگ فین ہر لحاظ سے معیاری اور قابل اعتماد ہیں

مضبوطی اور عمدگی کے لحاظ سے ملکی صنعت میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے

پاکستان کے ہر شہر میں ایجنسیاں حاصل کرنیوالے احباب

ہم سے خط و کتابت کریں

منصور الیکٹریکل انڈسٹریز فیکٹری ایریا ربوہ

وصولی چندہ وقفِ جدید سال پنجم

یہ ان خوش نصیب احباب کی فہرست ہے جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت خدمتِ دین کے لئے چندہ وقف جدید ارسال فرمادیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	وصولی
مکرم چوہدری احمد دین صاحب خانیوال ضلع ملتان	۶/۶۲
حکیم ضیاء الحسن صاحب ؍ ؍	۷/-
؍ محمود احمد صاحب ؍ ؍	۹/۷۵
چوہدری عبدالغنی صاحب ؍ ؍	۶/۲۵
چوہدری شریف احمد صاحب ؍ ؍	۷/۵۰
حکیم انوار الحسن صاحب ؍ ؍	۶/۴۲
میاں اللہ وتہ صاحب ؍ ؍	۶/-
چوہدری بدرالدین صاحب ؍ ؍	۶/-
مرزا محمد اشرف صاحب دیناپور ضلع ملتان	۷/۵۰
چوہدری اللہ بخش صاحب ؍ ؍	۶/-
شیخ محمد منیر صاحب	۹/۵۰
شیخ حاجی محمد حسین صاحب مرحوم ؍	۹/۵۰
بابو محمد اشرف صاحب کسکی ضلع جھنگ	۶/-
غفوراں بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب ؍	۶/-
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب ؍ ؍	۶/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ؍ ؍	۶/-
مکرمہ استانی فہمیدہ بیگم صاحبہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا	۶/۷۵
ایم شیر محمد صاحب چک ۱۰ شمالی ضلع سرگودہا	۶/-
پروفیسر حبیب اللہ صاحب دارالنصر ربوہ	۷/-
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ؍ ؍	۶/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی ؍	۶/-
شیخ عبداللطیف صاحب مردان شہر	۶/-
مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کھاریاں	۶/-
؍ ؍ منجانب چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم	۶/-
؍ ؍ منجانب چوہدری عطاء الٰہی صاحب	۶/-
چوہدری رشید الدین صاحب ؍	۶/-
مستری برکت علی صاحب ؍	۶/-
مائی رحمت بی بی صاحبہ ؍	۶/-
محمد سلیم صاحب دکاندار ؍	۶/-
سردار غلام حیدر صاحب رائے ونڈ ضلع لاہور	۶/۷۵
مجلس جماعت احمدیہ کراچی	۴۱/۱۳
مولوی غلام حیدر صاحب باندھی ضلع نوابشاہ	۱۰/-
برکے خاں صاحب ؍ ؍	۶/-
محمد رفیع صاحب	۶/۳۷
جمعدار مبارک احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۶/-
میاں عمر دین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۶/-
داؤد احمد، مسعود احمد صاحبان پسران میاں غلام محمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۶/-
ملک محمد موسیٰ صاحب لودھراں ضلع ملتان	۶/-
ملک عزیز احمد صاحب ؍ ؍ ؍	۶/-
مکرم نثار احمد صاحب پسر رستم علی صاحب گوٹھ جمال دین نوابشاہ	۶/۲۵
محمد انور صاحب ؍ ؍	۸/۲۵
منشی نور احمد صاحب ؍	۹/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب ؍	۹/-
اہلیہ صاحبہ اوّل ؍ ؍	۹/-
محمد اسمٰعیل صاحب پسر ؍	۹/-
مقصود احمد صاحب پسر ؍ ؍	۶/-
مختار احمد صاحب پسر ؍ ؍	۶/۷۵
نصیر احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۶/-
جماعت احمدیہ کراچی شہر	۶۸/۰۶
مختار بیگم صاحبہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۶/۲۵
محمد احسن صاحب پراچہ بھیرہ ضلع سرگودہا	۶/۲۵
قریشی عبدالرحمن صاحب ؍ ؍	۶/۱۲
محمد حسین صاحب چک ۳۳۵ ضلع لائل پور	۶/۵۰
چوہدری محمد اقبال صاحب چک ؍ ضلع سرگودہا	۶/-
حاجی فضل محمد صاحب انبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ	۸/۳۱
اللہ یار صاحب ؍ ؍ ؍	۶/۷۵
مکرم سلطان محمد صاحب مربی سلسلہ باندھی ضلع نوابشاہ	۱۰/-
نعمت اللہ ثروت صاحب چک ۱۱۹ ضلع منٹگمری	۷/-
بابو فتح محمد صاحب خانیوال ضلع ملتان	۷/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب ؍ ؍	۶/-
محمد علی ولد حسین بخش صاحب بھوڑو ضلع شیخوپورہ	۶/۲۵
بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب حیدر آباد سندھ	۶/-
شاہدہ بیگم صاحبہ ؍	۱۰/-
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ابوالفضل محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۶/۶۲
زینت بی بی صاحبہ اہلیہ مستری عبدالعزیز صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۶/-
امیر بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ محمد عمر صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۶/۵۰
مائی حاجن صاحبہ ؍	۶/-
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ احمد دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۶/-
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ	۶/-
صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالمنان صاحب ؍	۶/-
ملکہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب دارالنصر ربوہ	۶/-
مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب خادم مسجد دہلی دروازہ لاہور	۷/۰۶
؍ چوہدری مظفر الدین صاحب دفتر بیت المال ربوہ	۶/۲۵
سلطان احمد صاحب چک ۱۹۶ مراد ضلع بہاولنگر	۶/۳۷
رحمت علی صاحب سیکرٹری مال چک ۱۲۳ این پی فیروزہ ضلع رحیم یار خاں (بلا تفصیل)	۶/۵۰
والدہ صاحبہ کیپٹن بشیر احمد صاحب دھوریہ ضلع گجرات	۶/۷۵
چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلول پور ضلع سیالکوٹ	۶/۵۰
کیپٹن ڈاکٹر اے حسین صاحب ضلع دیناج پور	۱۰/-
خان اللہ داد خاں صاحب گجرات شہر	۸/۵۰
میاں عبدالمالک صاحب نصیب	۶/۲۵
آفتاب احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۶/۷۵
طفیل محمد صاحب سیکرٹری مال چک ۳۶۳ ج ب ضلع منٹگمری (بلا تفصیل)	۱۸/۱۲
چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ	۶/۲۵
؍ برکت علی صاحب ؍ ؍	۷/-
چوہدری دیوان علی صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۶/۵۰
محمد حنیف صاحب ؍ ؍	۶/-
چوہدری عبدالحق صاحب ؍	۶/۰۶
حاجی محمد اسحٰق صاحب مرحوم چک ۵۹۱ گ ب ضلع لائلپور	۱۲/-
فضل دین صاحب چک ۲۷ گ ب ضلع لائلپور	۶/۲۵
ابراہیم صاحب ؍ ؍ ؍	۶/۲۵
خوشی محمد صاحب ؍ ؍	۶/۲۵
غلام محمد صاحب کرونڈی ضلع خیرپور میرس	۶/۱۲

پاکستان ویسٹرن ریلوے - لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹس کی اساس پر زیر دستخطی ۲۳-۶-۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

کام	ٹھیکہ کا عرصہ	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
سگنل شاپ لاہور کے گیٹ نمبر ۱۶ کے باہر پڑے ہوئے کوڑے کرکٹ اور راکھ وغیرہ میں سے جلا ہوا کوئلہ چننا اور راکھ کے ویگنوں کو خالی کرنا۔	یکم جولائی سنہ ۱۹۶۲ء تا ۳۰ جون سنہ ۱۹۶۳ء	۸۰۰/- روپے

۲- مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹس پلان اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۳- صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لاکر ۲۳-۶-۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔

۴- یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۲۳-۶-۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرادیں۔

۵- ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔

۶- کامیاب ٹھیکیداروں کو ٹھیکے کی پیش کردہ رقم پوری کی پوری کام شروع کرنے سے قبل جمع کرانی ہوگی۔

۷- ٹھیکیدار کا راکھ اور شاپ کے دوسرے میٹریل پر کوئی حق تسلیم نہ ہوگا سوائے جلے ہوئے کوئلے اور کوک پر جو اس طرح چنا جائے۔ راکھ وغیرہ محفوظ رکھی جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر ریلوے کے اپنے استعمال میں لاسکے۔ دوسرا شاپ میٹریل از قسم لوہا وغیرہ اے ڈبلیو ایم سگنل شاپ لاہور کے حوالے کردیا جائے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے - لاہور

۲۵ سال کے اندر مغربی پاکستان میں تھور کا مکمّل خاتمہ ہو جائے گا

امریکی ماہرین کی رپورٹ پر صدر کے اعلیٰ سائنسی مشیر پروفیسر عبدالسلام کا اظہار خیال

کراچی ۱۱ رجون - صدر ایوب خان کے اعلیٰ سائنسی مشیر پروفیسر عبدالسلام نے کہا ہے کہ سیم اور تھور کے بارے میں امریکی سائنس دانوں کی رپورٹ پر عمل درآمد سے پورے مغربی پاکستان میں ۲۵ سال کے اندر اس وبا کا کلی طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔ انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ رپورٹ پر عملدرآمد سے پہلے پانچ سال میں پیداوار میں پندرہ فیصد اور بعدازاں ہر سال ۷ ½ فیصد اضافہ ہوگا۔ انہوں نے امریکی رپورٹ کو انتہائی شاندار اور عمدہ دستاویز قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی سائنس دانوں کی رائے میں امریکی ماہرین نے سیم کے بارے میں ایک نظریہ (تھیوری) پیش کرکے بڑا مفید کام کیا ہے۔ اس موضوع پر غور و فکر کرتے ہوئے یہ ایک سنگ میل کا کام دے گا۔ تاہم انہوں نے سیم اور تھور کی وجوہات تلاش کرتے ہوئے بعض عناصر کو خارج کر دیا ہے جن کو عام طور پر اسکی اصل وجہ یا اضافے کا سبب خیال کیا جاتا تھا۔ انہوں نے سیم پر ایک علیحدہ موضوع کی بجائے زراعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر غور کیا ہے۔ اور اراضی کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ زرعی پیداوار بڑھانے پر بھی زور دیا ہے پروفیسر سلام نے کہا کہ اس رپورٹ پر عمل درآمد سے نہ صرف ملک خوراک میں خودکفیل ہو جائے گا بلکہ فاضل پیداوار بھی ہوگی جس سے ملکی صنعت کو فروغ دیا جا سکے گا۔ اگر اسے متوقع حمایت حاصل ہو گئی تو اس سے ہماری معیشت بدل جائے گی۔ اس رپورٹ پر ۲۵ سال میں مرحلہ وار عمل ہوگا۔ تمام متاثرہ اراضی کو جس میں ہر سال ایک لاکھ ایکڑ اراضی کا اضافہ ہو جاتا ہے ۲۵ علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر علاقے میں ہر سال پروگرام پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے بھی اسی طریق کار کی سفارش کی ہے جو مغربی پاکستان واپڈا اصلاح اراضی کے لئے اختیار کر رہا ہے جس میں آب پاشی کے لئے ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام بھی شامل ہے۔ تاہم اسکی تفصیلات پر واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق خان کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ جو آج دونوں امریکہ میں ہیں۔ اعلیٰ سائنسی مشیر نے کہا کہ گو امریکی ماہرین نے پروگرام پر عملدرآمد کی میعاد ۲۵ سال مقرر کی ہے جبکہ واپڈا نے پندرہ سال کی سفارش کی تھی تاہم اسکی لاگت ... ہو گی۔ یہ بہت بڑی رقم ہے اور ہمیں پاکستان کو امداد دینے والے ملکوں سے مدد لینا ہوگی۔ امریکی حکام اب اس منصوبے کے مالی وسائل تلاش کر رہے ہیں اور جونہی رقم میسر آ گئی پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ضخیم رپورٹ جلد ہی صدر کو پیش کر دی جائے گی۔ یہ کئی ابواب پر مشتمل ہے اور اس میں تیرہ کے تیرہ افراد نے جو یہاں آئے تھے انفرادی طور پر بھی اپنی رائے ظاہر کی ہے۔

صدر کے اعلیٰ سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ امریکی حکام، دانشور طبقہ اور عام لوگ پاکستانیوں کے بارے میں باخبر ہیں اور زبردست دوستی کے جذبات رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ مئی میں جب میں امریکہ گیا تھا تو میں نے کہانی کو بالکل مختلف پایا جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہمیں مایوسی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے اب امریکہ کے آزاد خیال عناصر میں "ٹیسٹ کیس" کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ ایک غیر کمیونسٹ ملک اپنا مستقبل تعمیر کرنے میں کوشاں ہے انہوں نے کہا کہ قبل ازیں یہ الفاظ ہندوستان کے لئے استعمال کئے جاتے تھے اور میں نے پہلی بار یہ الفاظ پاکستان کے لئے سنے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام واپس لندن روانہ ہو گئے

کراچی ۱۱ رجون - صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے سائنسی مشیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کل لندن واپس روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر سلام جو امپیریل کالج آف سائنس لندن کے شعبہ ریاضیات کے صدر ہیں "موسمیاتی راکٹ" رہبر اوّل ۴ کو کامیابی سے چھوڑے کے عمل کا معائنہ کرنے خاص طور پر لندن سے یہاں تشریف لائے تھے +

رسالہ الفرقان کے متعلق اعلان

رسالہ الفرقان بابت جون ۶۲ء اپنی مقررہ تاریخ یعنی پانچ کو ڈاک میں پوری پڑتال کے بعد ڈالا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی دیگر نمبروں کی طرح ایک خاص نمبر ہے۔ اس میں ایڈیٹر چٹان کے مقالہ کا جواب بھی ہے۔ صاحبزادہ محترم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا مضمون "یورپ میں تبلیغ اسلام" ایک اہم مضمون ہے۔ جناب شیخ عبدالقادر صاحب کے دو ٹھوس مقالے ہیں اسلام اور دیگر مذاہب کے عنوان سے عیسائیت پر اسلام کی برتری ثابت کرنے والا مفصل مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ ختم نبوت کی حقیقت پر جناب لسیمل کراچی کی نہایت دلچسپ نظم ہے اسکے علاوہ شذرات اور دو ایک نوٹ بالخصوص "پادری عبدالحق صاحب کی مذبوحی حرکات" والا نوٹ بہت مفید ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ الفرقان کو خرید کر اپنے پاس بطور فائل بھی رکھیں اور غیر احمدی احباب کے نام بھی جاری کرائیں۔ یہ رسالہ تبلیغ کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ سالانہ چندہ پیشگی صرف چھ روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

گمشدہ عینک

میرے والد محترم حاجی محمد دین صاحب درویش کی عینک ... بازار جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے جس دوست کو ملے براہ کرم خاکسار کو ... فرمائیں

(خاکسار لطیف احمد عارف دارالرحمت وسطی ربوہ)

مولوی تمیز الدین خان بلامقابلہ اسپیکر منتخب ہو گئے

راولپنڈی ۱۱ رجون۔ کل مولوی تمیز الدین خان بلامقابلہ اسپیکر منتخب ہو گئے اور مسٹر ابوالقاسم بلامقابلہ جونیئر ڈپٹی اسپیکر قرار پائے ہیں۔ اب صرف سینئر ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے راجہ حسن اختر اور چوہدری محمد افضل چیمہ میں آج مقابلہ ہوگا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ترمیم شدہ شیڈول ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر بلاسٹ اور پچنگ سٹون جو کالا باغ میں پڑا ہوا ہے کی فراہمی کے لئے ۲۶ رجون ۱۹۶۲ء ۱۲ بجے تک ٹنڈر وصول کئے جائیں گے تکمیل کی مدت ۳۰ رجون ۱۹۶۵ء رہے۔ سالانہ مقدار درج ذیل ہے۔

بلاسٹ ۲"	بلاسٹ ۱"	بلاسٹ شینگل ۱/۴" سے ۳/۴"	پچنگ سٹون	زر بیعانہ
۳۰۰،۰۰۰ مکعب فٹ	۱۰،۰۰۰ مکعب فٹ	۱۰،۰۰۰ مکعب فٹ	۲۰۰،۰۰۰ مکعب فٹ	۲۵۰۰/۰۰ روپے

۲۔ ٹنڈر مجوزہ فارموں پر اسی تاریخ کو سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۴۔ ٹنڈر فارم سے متعلقہ کاغذات جن میں ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اینڈ بی) ٹنڈر دہندگان کے لئے ہدایات مقدار و تفصیل جو بھی ہوں زیر دستخطی کے دفتر سے بر ادائیگی ۵ روپے ناقابل واپسی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندگان کو ٹھیکہ کی خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔

۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کے وقت اور تاریخ سے قبل لازماً جمع کرا دینا چاہیئے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر دیں جنہیں کان کے کام کا سابقہ تجربہ ہو۔

۷۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ والے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں اور وہ کسی بھی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کر سکتی ہے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)